

Vol III
No 21



Tuesday
16th December, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Adjournment of Business to demand of Shri P. Shri Ramulu	1495—1496
Business of the House	1500—1501
Discussion on the Resolution re reservation of 40% production of sarees and dhoties to the handloom industry	1501—1550

Price: Eight Annas

اسلمر کو اس اور (ج ۱) کی امیں پروا نہ تھی وہ بہت ہی مدنی دل کے
حاجہ معمری نام لڑنے والے اچھے ڈارٹی تھے امیوں نے اس عرصے کیلئے یہاں نہ ناسٹ
روغ کا یہاں نہ جانے انہی اچھے ڈارٹس کے اکاؤنٹس نہ تھا؟ کون عملی
ناسی سجد کی سدا لڑن لکھتا تھا مصلحت یہاں نہ ہوئے اندھرا اور ناسی میں
مدرسہ میر کی کوئی معاور طریقے میں ہوئے ہیں امیوں نے یہ ناسی
سمجھا کہ ان دونوں کو رجور کر سہے اور انکی توجہ رکھ کر لے کیلئے انہیں اعلیٰ
طور پر مجبور کیا جائے اس وجہ سے اولیٰ کا ٹارٹ رکھا اور اسے کہہ دے دن کے
عرصہ میں یہاں نہ آندھرا اور ناسی لکھ کر مدرسہ کی بہت کوئی نصیحت کریں
ہر صورت یہ دن کے ہم ۸۰۰ روپے دیا ہوگا ایک بہت بڑا حادثہ ہوا
ہے اور اس حادثہ کے بعد کی وجہ سے صرف آندھرا اسٹیل پلانک میں سمجھا دیں کہ
سارے ملک میں ایک دم کی جی اور بردہ ایسا ہوئے انکے اس طریقہ سے نہاں
ہوئے رہم بہت کو دیکھتے ہیں صرف حیدر آباد اسٹیل ورکس کر لیا کہ بے ہوشوں
کو (निवाधियो को) لکھا سارے لوگوں کو اکاؤنٹ دیکھ اور اسوں سے
اور انکے ہانڈلنگ کے ساتھ ہم بہت ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

اس اسٹیل میں یہ رونا کرکھا حادثہ ہونے لگی راسلو صاحب میں
ایموسل اور (Emotional awareness) دورے لوگوں کی بہت زیادہ
تھی یہ کی وجہ سے امیوں نے ایسا کرنا کر دی کہہ جاتا ہے کہ آندھرا ایمسٹل
اور (Emotional awareness) زیادہ ہوئے اس سلسلے میں
مسئلہ کو سمجھائے ہیں اور حروف کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ سے حالاً یہ سچہ رائے
ہو کہ انہیں ایسی جان کی فرما دی ہوئی ہر صورت ہمارے ویسے ہاوس (اس صاحب
اور اس صاحب) اور عام سامی جہاں کی طرف سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سری
بی سری راسلو صاحب کا اظہار سے نہاں ہوئے بہت ہم بہت دیکھی ہیں اور میں
عالمیہاں سے یہ درخواست کرنا ہوں کہ آپ ہی اس دیکھ اور اسوں کی اطلاع ہماری
طرف سے یہاں سے

اسکے علاوہ عالمیہاں سے میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ جب ہم اس حادثہ پر
حالات اور حدت کا اظہار کریں تو ہر روزی در کیلئے (Adjourn)
ہو جائے کیونکہ آج کو ہم میں اور (Question hour) میں ہیں اسکے بعد
ہم پورا کام شروع کریں تو کوئی حرج نہیں ہے اظہار سے ہاوس کے ہم تمام معمرین
کے حالات اور حدت کی یہ صرف برہان ہوگی بلکہ اس سے ہمیں ایک قسم کی تسلی
بھی ہوگی۔ اس وجہ سے میں عالمیہاں سے درخواست کرنا ہوں کہ ہم بہت ہر روزی در
کیلئے (Adjourn) ہر حال میں۔

شری وی ڈی دھسانائی (اٹاگوڈا) کل رائے کے سوا ۱۱ سے جو واقعہ ہوا
ہے اس سے ہم بہت کو دیکھتے ہیں۔ یہ صرف آندھرا بلکہ ہائوسان کے ایک بہت بڑے

سب دھات کر کے ہیں انکے داں ہر ہم تمام لوگوں کو جو اندھرا اور دنگر
 راں کے لٹے ہیں ۔ انا اچھے ہیں بہت کچھ سنا ہے یہ سمجھا ہوں کہ
 اندھرا سب بے باول اور بے لٹے ہیں سب بے باول والی کتا جانا
 جو المنا حادثہ ہونے والا ہے اس کے متعلق بہت سے اندھرا سمجھے
 ہیں کہ وہ اندھرا ناچنے والے ہیں اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی بحثیں ہیں
 ان تمام بحثوں کے علاوہ رکھے ہوئے گرا اندھرا سب جانا جانا وہی ری راملو
 اسی حال کی ری ہلنے والے آج ہی میں ان ہاؤس کے نوٹ سے حکومت ہند
 سے ہل کر دیکھا کہ اسے جیسے کہنے اورے میں کوئی تراجہ جس سے کم از کم ان
 تمام کو ملا کر مرزا ایک اندھرا سب سنا دے گا وہ جو ایک اندھرا راس کی جانب
 سے ہو رہی ہے وہی ہر کئی سی ری راملو حسوں نے اسے لہذا (**बहिष्कार**)
 سے ان وال کو لانے والا ہے انکی خواہش کو دیکھنے کا اگر کوئی را ہے وہ
 جی را ہونکا ہے کہ کہ سی سری راملو کی مانگ نے جیسے ہرا ہرا راسی ہے
 ہ صرا اندھرا راسی لکھ دے گا ہر ہاؤس ہا ہا ہے کہ حلد سے حلد اس سوال
 کو حل کیا ہے

انکے باب دار اور ہلڈن کے اچھے طہار ہندری کے لیے جو صورتیں
 کی گئی ہیں اس سے اعلان کرنا ہر انکے علاقہ میں جو فرار دینے والے
 الحزمٹ کے لیے رکھے انکو ہلے ہوئے اگر ہوئی دنگر کے لیے ہی ہم الحزم
 ہونے میں ہواں میں کوئی تراجہ ہے اندھرا سب سنا دے کے لیے جس سب سے
 اہی جان کی اری لکادی اسے میں ہر ایک از سردھاں جلی (**बिनाश**)
 دنا ہوں ۔

شری سی راجہ رام (آرڈر) اہی اہی اس ہاؤس کے لڈر کے کل راب کے
 المناک واقعہ کی طرف اشارہ کیا اور اس جسی کے بارے میں انہوں نے میں خیالات
 کا اظہار کیا اور سردھاں جلی میں کی اس دنگر اور ہم میں ہی اس ہاؤس کے
 سارے مسروں کے ساتھ سرنک ہوں ۔ کوئی ادبی تراجہ ہے جسکے بارے میں
 کوئی اصلاح رائے ہونکا ہے ۔ لیکن سوال ہے کہ آج ہ مسئلہ جس کے لیے
 سری سی سری راملو نے اہی جان کا بلڈاں کیا انا مارک اور سرس (**Serious**)
 کیوں سنا رہا ہے ؟ اہی آرڈر میں مسرے کہنا کہ اندھرا اسسٹ سنا دے کا
 سوال سب کا منہ امر ہے اور کیوں جو حکمہ ہاؤس ۶ سال کی حدود میں آزادی ان
 ہی سادوں میں رہی ہے ۔ ہمیں آزادی حاصل کر کے آج ہاؤس میں سال ہوئے
 لیکن ہم دنگر رہے ہیں کہ اس مسئلہ پر آج ہی حکومت اہمیت میں دے رہی ہے ۔
 حالانکہ وہاں ویسا اندھرا دس کے سارے لوگوں کی طرف سے انکی مانگ کی گئی اور
 پرورد مانگ کی گئی جس کے لیے انہوں سارا مانگ (**सारा**) اور بلڈاں میں
 لگا دیا ۔ چنانچہ اب سارے دس حکومت ہند اور عوام کو بھی اس کا پہل چکا ہے

श्री रामलू बेरी (शिरोधार्य गणपूज्य) मामनीय स्पीकर महोदय साधु ब्राह्मण के त्रिय पुट्टी बीरा गूडी न बगली अनु य मानता जो बतिया । दिया ह जिससे बाध का प्रत्यक्ष मनुष्य हुआ है। और यह वदताये जोगा ये त्रिय भी हुआ की बात ह जिस हाजस ते तब जानदेत मबर के त्रिय भी य अक तु सागरा बात ह । जिस त्रियमे मन यह सुझान रखा था कि श्री पुट्टी श्रीराम की सात्वा का गाली प्राप्त होत के त्रिय हमाप हाधुस दो विविटक सभा होकर सामोश रहे । यह बाहली ह कि

Shri Ankutth Rao Venkata Rao (Pastor) Mr Speaker, Sir, May I ask the leave of the House to express my thoughts about the sad demise of Shri Pottu Srimulu. Almost all the parties accepted long ago the principle of forming linguistic States when we attained independence but unfortunately we have not been true to our promises up till now and that late adherence to those promises today has shown a sad result in the wisting of an honest son of the Country. This occasion I do not think is to express any comments whatsoever but only to express our heart felt sincere condolences for the man who had deep convictions about the promises that were made. It also emphasises the great urgency and the deep resentment that is being felt in the South especially for the formation of the linguistic States. I only would express my condolences and would request the House to convey to the relatives of the bereaved our share in their mourning.

مستراسکر ہم اح ڈے دلہ کے اہ ان س اے ہں دہ
سری بی سری رملو کے اماں کی رحہ سے اے ہاوس سے جس دہ کا
اظہار کا ہں ہی ا ہں سرک ہں واسی ام ن سے اک ڈاک وکی
(Deep conviction) کے صا اماٹ (That) حلا او الاہر
او س با مقام سے کہ اکا نہا (رہا) ہوا ہں محہا
ہوں کہ اکے اماں (ہشیش) کہ وہ سے اکے دل ہں حوکار
(cause) عا وہ طباہ ہا ہں طوما سے ام ن سے ا ن دہ
نہی وہ عہد کہ وہ د اوی معہ ہا سے ہاں موجود ہں لکن اک روح ابارت
(Immortal) ہرگی سے لہن سے ہد سان کی اہاس (ہشیش)
ہں اک ہب ژا ام نہکا ہے

جس طرح لبر آف دی ہاوس نے کہا اور دوسرے ارکان نے ہی ا اسی کے ہم مارک
آمرسکٹ (Mark of respect) کے طور راکام سارہس سے یک ملدی کرے ہں

The House then adjourned till half past three of the Clock

THE HOUSE REASSEMBLED AT HALF PAST THREE OF THE CLOCK

[Mr Speaker in the Chair]

1500

Business of the House

مسٹر اسپیکر (Adjunctive Motion) وہاں سے آئے ہیں اور وہاں سے آئے ہیں
 (No confidence Motion) (کے لئے ہے) (کے لئے ہے) (کے لئے ہے)
 خود خود خود ہر کسی کے لئے ہے اور وہاں سے آئے ہیں
 سچھا

Now we shall take up the resolution

سری سی ایچ ویسٹ رام رائے (Privileges Committee) کے لئے ہے اور وہاں سے آئے ہیں
 مسٹر اسپیکر (کے لئے ہے)

Shri M. Butchiah As per the bulletin issued for the extended session of the Assembly from 16th to 19th it has been stated that official business will be transacted whereas it has been stated in the House that the no confidence motion will be taken up on 17th 18th and 19th I want to know

Mr. Speaker That business also is an official business

Shri Phoolchand Gandhi (the Minister for Public Health Medical and Education) The hon. Member is confusing Government business with official business

Shri L. K. Shroff (Raichur) I rise on a point of order, Sir. There is an amendment moved by the hon. Member for Ippaguda which mixes up more than one issue. I want to know whether such a thing could be done under the rule. In the first paragraph of the amendment it is stated "at the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of the aforesaid measures".

Mr. Speaker Regarding that I have already said that the amendment has been moved. If there was any objection for the amendment being moved the hon. Member should have raised it then and there.

Shri L. K. Shroff But there was no time for us yesterday to go through and examine the amendment.

Mr. Speaker Now we shall take up the resolution as well as the amendments together.

**Discussion on the Resolution regarding reservation of
40% Production of Sarees and Dhories to the Handloom
Industry**

Shri V B Raju The Minister for Labour Rehabilitation Information and Planning Mr. Speaker Sir, The resolution that is introduced in this House contains two parts. We welcome the move that has been taken by the Government of India and the other projecting the occasion as an imperative measure to an important section of the working class namely weavers.

The history and the present condition of this important section of society is a very long one. The history is a very long one and the present condition is a miserable one. India is the birth place for cotton manufacture. But with the mechanisation and Industrial Revolution in the west and with the opening of Suez Canal and also with the emergence of the British Raj in our country this industry

Mr. Speaker I think the hon. Minister has given notice of one amendment. Is it not so?

Shri V B Raju Yes sir.

Mr. Speaker Then the hon. Minister may move the amendment first.

Shri V B Raju In the second line of the resolution inadvertently the words and sarees have been put. Actually that is not correct and so I beg to move.

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted.

Mr. Speaker Amendment moved.

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted.

Shri V B Raju I am just mentioning that due to certain factors this ancient industry has put to such a crisis that those who

*Discussion on the Resolution re
reservation of production of
Sarees & Dhotis to the
Handloom industry*

are associated with the industry are not only reduced to hand to mouth existence but are also turning to be a social evil. The gravest danger to the peace and prosperity of any country is the idle man power and as hon. Members know the backbone of any country is the skilled man power and thus skilled man power in any country if allowed to be idle is not only a positive loss but also is a negative evil to the stability, peace and prosperity of that country. Being alive to this situation the Madras Legislature has Passed a recommendatory resolution on similar lines and conveyed to Government of India. This resolution contained the reservation of dhooties with borders and coloured sarees to be exclusively reserved for handloom weavers. But our resolution goes a bit further and urges that all dhooties and sarees which come under the purview of 20 to 80 count should be exclusively reserved to handloom weavers.

In this State there are a lakh and ninety thousand handlooms on which nearly 3 lakhs of workers men and women work. Added to this a similar number of dependants are there. Thus all put together six lakhs of people men women and children depend upon this industry. Compared to this the textile mills forming part of a large industry employ only fourteen thousand workers. These fourteen thousand workers comprise of different categories—spinners weavers and also auxiliary staff like clerks watchmen and so on.

The Planning Commission while enunciating the State Policy has clearly mentioned that the State Policy of village industries should be that wherever large scale industry competes with cottage industry an appropriate course to adopt would be to try and formulate a common production programme. One of the important factors that should be considered in drawing up this common production programme is reservation of spheres of production. The common production programme necessarily implies a measure of control by the Government especially on the organisational side of the industry. The reservation of spheres has already been effected on a small scale between organised textile industry and handloom weavers. In view of the employment which has become a fairly constant feature of the handloom industry there is scope for the extension of this principle.

Our resolution is in conformity with the principle enunciated by the Planning Commission that a common production programme should be drawn up for the large scale and village industry.

and to achieve that purpose while drawing up that programme I submit a measure of control is necessary. Our present reservation conforms to that principle and suggests and recommends to the Government of India to reserve certain patterns to the handloom sector.

Without going into detail about the conditions that we obtain in all over India I would like to tell something about the Hyderabad situation which reveals very interesting picture. Hyderabad is the third biggest in cotton production in India. All the cotton that is produced in Hyderabad is not consumed. In 1951 52 cotton to the value of 15 crores 19 lakhs has been exported and in return what did we import? We imported cloth worth 14 crores and 60 lakhs and yarn worth 4 crores and 88 lakhs of rupees. This clearly reveals that while we export employment we are importing unemployment. If these figures are scrutinised it will be clear that the raw material which could have been very profitably utilised here is being exported and cloth which could have been easily manufactured here is being imported.

That shows that there has not been planning to connect properly the raw material and the manufactured goods. Not that there is no sufficient man power to consume this cotton, not that there is no demand for cloth but the raw material has been left in the hands of profit makers who make money by exporting cotton. Similarly the cloth which could have been produced by the handloom weavers was being produced by the big mills in India. This has been the unfortunate situation. If the right type of industrial policy is to be evolved and if this raw material that is available in this State is to be profitably converted into finished goods it is very necessary in the first place that the textile industry should evolve a common programme of production.

In the year 1949 the Government of India allowed a reservation of certain items to the handlooms. These items included sarees with borders exceeding 2" in width and also sarees with zari or gold colour or silk yarn in the borders. Also sarees which have got silk yarn in their body were reserved for the handloom industry. That means the Mills were prohibited from manufacturing these types of sarees. Dhooties the borders of which would exceed $\frac{1}{2}$ " also were not to be manufactured by the mills. Some other items like Lungies, Dusters, Towels etc. were also reserved for handloom weaving. But experience has shown that the mills could produce cloth of similar width and get them dyed,

*Discussion on the Resolution re
reservation of production of
Sarees & Dhories to the Hand
loom industry*

printed and coloured outside. Also cloth of the same width of dhories was being manufactured in the mills and the borders were being supplied from outside. This sort of by passing has taken place and the advantage which should have accrued to the handloom industries did not really accrue. There is a criticism that if this manufacture of sarees and dhories below 80 counts is left to the handloom industry then it will not be able to produce enough stocks. But if statistics are considered the capacity to produce in the handloom industry is so much that it can produce not only for India but even for export. The yarn supply hitherto has been so meagre that no loom worked for more than 10 days. If every loom worked for a month of 24 working days with a day of 8 hours it can produce easily 100 to 120 yards of cloth. So the fear that is expressed that if these two patterns are reserved for the handloom they may fail to supply sufficiently to the consumer is not justified. Hyderabad having such an important place in the production of cotton and also having 1,90,000 looms will be very successful if production is so planned that the textile industry will not be competitive complementary. As a matter of fact experts in the industrial sector advise that the large scale industry should be utilised to manufacture semi finished goods. The finer finish or the fuller finish should be left to the craftsmen. The large scale industry has a great handicap in not being able to change the pattern as and when it likes or as and when the market demands. It has only this advantage of taking to mass production of a particular pattern. If that pattern has to be changed it needs lot of dislocation. The advantage the handloom industry has is that as and when the market demands a change in the pattern it can easily adjust itself. Semi finished goods like yarn are producers commodities. There are three types of commodities one is the consumers commodities the other is the producers commodities and the third is the craft goods. It will be advantageous or it will be economical for the large scale industry to produce producers goods like yarn, metal sheets etc. If brass sheets are manufactured by large scale industries the craftsmen the metal workers will be able to convert them into vessels or into some other finished goods. In this connection if the large scale industries confine themselves to producing yarn the handloom weavers are there to convert it into a finished product. This sort of co ordination or integration is necessary. If weaving is taken on a large scale by the mills while unemploying lakhs of weavers it will lead us to such a catastrophe which we will not be able to face. 2½ crores of rupees have been invested in the

textile industry in the state and after investing 2½ crores of rupees we could not provide employment to more than 14 thousand people taking it for granted that we are capable of expanding this industry and putting in more capital. Is it possible to rehabilitate 6 lakhs of weavers in the urban areas. In my opinion it is a stupendous task and it is not a thing worth while trying. The urban areas are already overcrowded and the other problems that spring up are housing, water supply, medical and etc. Many such difficulties have to be confronted and we are already confronting some. Displacing this rural population and making them march to urban areas and making their lives miserable is not a thing which we are visualising. The craftsmen should be allowed to be in the village. India is a land of villages. Urbanisation does not mean that the 22 thousand villages in Hyderabad should be completely dislocated and all the people should be brought together into two dozen or a dozen places. That is not urbanisation and that is not what we are trying to do. Just for the sake of electricity, for the sake of the cinema, the newspaper or the radio, the villages need not march to the town. We will have to carry electricity, newspapers and the radio to his hut. That should be the process. Impoverishing the worker through making him unemployed in the village and making him march to the urban areas will be a wrong economic policy. There are some who say that the handloom industry is a subsidiary industry and therefore the handloom worker can afford to be an agricultural worker. But the hon. Members know that land is already overpopulated. 68% of the population in the state live on land. Our endeavour should be to divert a portion of the population to other occupations. So it is no good arguing that the handloom worker in the village should live upon land. Considering from all these points of view, the Government has come to the conclusion that the production sphere must be fixed and reservations must be made. In Hyderabad there are 6 textile mills and the number of looms are 2,572. The hon. Member from Ippiguda has brought amendments pertaining to the unemployment that may be caused by reserving the production of Dhories and Sarees to the handloom weavers. It is never meant in this resolution that the looms should be closed in the textile mills. There will be ample work to produce other patterns. It is never visualised that one must be robbed to pay the other. This is not the case. The mills could take up to other patterns and need not take to retrenchment but we should see that the mills should not expand their loomage. If at all there should be

any expansion it should be in the direction of increasing the spindles. Our mills should be capable of producing all the yarn that is necessary for the handloom industry. That is the idea. There is no suggestion that the present looms should be kept idle and the present workers in the textile mills should be thrown out. In the handloom sector also there are nearly 40 thousand looms which are idle. They were idle some time ago because they could not get yarn. But now even the looms which are getting yarn are forced to be idle the reason being that there is accumulation of stocks. The cost of the stock is estimated to be about 40 lakhs of rupees.

This is due to the export market becoming less responsive and the large scale industry trying to oust the handloom industry by producing Sarees and Dhuties which are less costly. Dhuties and Sarees produced by the handlooms are costlier than those produced by the mills.

Shri V. D. Deshpande May I know what is the percentage of Dhuties and Sarees and the total production in yards of the textile mills in Hyderabad?

Shri V. B. Raju I have tried my best to collect the figures. The handloom weavers' organisation could not keep a correct record but they say this is a very great percentage.

Shri V. D. Deshpande I want the figures about textile mills. I want to know the proportion of Dhuties and Sarees compared with the other total production in the textile mills.

Shri V. B. Raju I could get the figure for the whole of India but I could not get it for Hyderabad. For the whole of India there are 28 lakhs of handlooms producing 1800 million yards of Dhuties and Sarees. This is the figure I could get on an all India basis. I could not get the figure pertaining to the mills regarding their percentages of Dhuties and Sarees and other patterns.

I was mentioning about retrenchment and as I said it is not necessary that the looms should be closed in the Mills and the workers should be thrown out of work.

The large scale industry is trying to oust the handloom industry in the export market as well as in the home market. In the Home market the sarees and dhuties that are being produced by the Mills are being sold at a cheaper rate the reason being

that the yarn supplied to them for weaving within the mills is working at a cheaper rate. The yarn that is being supplied to the handloom weavers has to go through a particular process which is making an additional charge on the cost. The mills have to reel it then make it into bundles pack it stamp it and it has to pass through so many bottlenecks and when it reaches the weaver it goes up by 20 to 30 per cent. So the cloth produced by the weaver is unable to compete with the cloth produced in the mill. This is a very important factor and the Government also is considering how the extra charge that is now being added in the cost or in the price of the yarn that is given to the weaver could be avoided. That is one thing.

Another thing is the textile industry has an organisation has the advantage of an intellectual publicity and quick transport and it could eclipse the handloom cloth in the outside market.

Mr Speaker I would like to invite the attention of the Member to Rule No. 154 which says

'No speech on a resolution except with the permission of the Speaker, shall exceed fifteen minutes in duration.

Provided that the mover of a resolution when moving the same and the Minister concerned when speaking for the first time, may speak for thirty minutes or for such longer time as the speaker may permit.'

So 30 minutes and 15 minutes is the standard. At the time of addressing, this standard should be borne in mind. Of course I am not suggesting that the information that is necessary should not be given.

Shri V B Raju I have got two handicaps, one is I am not the Industries Minister.

Mr Speaker Allright, the hon. Member may continue.

Shri V B Raju The handloom industry is facing the same situation today as the large scale industry of the country faced at the time of the British regime, when it demanded protection from the exploitation of foreign imports. When large scale industries could enjoy that privilege at that time and later on why should not the handloom industry ask for similar protection while aggression is taken place? There is every justification for

the demand of this protection by the handloom weaving section. The reason why this resolution is brought before the House is that the people in this profession have ventilated their grievances and have been ventilating them from a very long time on the platform in the press and so on and they have done whatever they could. As a section of the society they did so. But if this resolution gets the approval of the House there will be more weight to this demand that all the sections of society have supported their demand. That is the very reason why the approval of this House is being sought.

The amendments moved to this resolution contains an appeal to the Government of India and the Govt. of Hyderabad for certain other concessions. I would like to remind the mover of this amendment that this resolution is an official resolution. It is a Government resolution and myself being a Member of the Government it will be too impertinent or too funny in my part to request the Government to do such and such a thing. That is the technical objection to this amendment.

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir, On a point of information when the House has seized of the resolution I think it ceases to be of any particular person. When the whole discussion starts it is the House that has taken hold of the Resolution and I do not believe that it can be supposed that any particular person or Minister as such can put himself in possession of the resolution but it is the House collectively that seizes of it. May I know the position about this?

Shri V B Ragu What I wanted to say was that it is a resolution moved by the Government and when Government itself has brought a resolution before this house it is superfluous if an appeal urging the Government to do something is incorporated in it. It is all right so far as it concerns the Government of India but with regard to the Govt. of Hyderabad if the Government could accept this amendment it could without this amendment, do it. What I am trying to submit is that it is not necessary.

Apart from that I would like to deal with the merits and demerits of the amendment in parts. The first part says

That instead of entirely depending on the imports from dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet our needs of long staple cotton.

There is nothing like Dollar Sterling area as distinct from non Dollar Sterling Area. The Government of India could naturally look to a market which would supply at a cheaper rate and also which would accept rupees or which will accommodate any foreign exchange. If other areas would provide at a cheaper rate than at the rate at which the present areas supply the Government of India would always take it and it has been said more than once that the policy of the Government is not to confine itself to any particular area or show any particular favoritism to any particular area. Therefore this recommendation to the Govt of India is not necessary. They know very well about it and by suggesting this there is no immediate benefit that accrues to our handloom weavers in the State. Secondly the cotton that is imported is long staple cotton and it may be available only from certain particular areas. It cannot be imported from any country and every country it is imported from the areas from where this type of cotton will be available. Our Desi cotton can produce the coarse and the medium type of yarn. For fine and super fine yarn long staple cotton is necessary and the quantity that is estimated to be required is about 12 lakhs of bales. As the Government knows it is countries like Egypt that can supply this type of cotton and we are not aware whether Egypt falls within Sterling Dollar area or any other area.

Then the second part of the amendment is that yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported. As a matter of fact very little quantity of yarn is being exported. If there is any export it is for the reason that the weavers have failed to lift it. So this also is not necessary since the Government fully realise that local needs come first and then only can any export be allowed.

The third part is that the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military, police and postal departments and supplying municipal employees through Corporation Municipalities etc etc. For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted etc etc. In this connection I might state that a memorandum has been submitted by the Central Weavers Organisation and the Government has already assured them that whatever concessions possible would be given to the weavers and as the hon. Members know the Government have constituted a handloom Board—and there may be State Boards

too—and it is under the consideration of the Government to form a similar Board here. So when the Government is already considering the demands of the Central Weavers' Organisation an amendment of this type is not necessary.

Then comes the question of subsidy to the Handloom weavers. Subsidy in my opinion—or in the opinion of the Government—is to a new industry. Handloom industry is an ancient industry of our country. No amount of spoon feeding will save the industry. It should be self supporting and if subsidy is given it becomes an influence on the weavers not to strive to make the industry self sufficient. Any industry that strives to live upon subsidy is not a national asset. So the handloom industry cannot be maintained by giving subsidy. Besides the hon. Member who is the mover of the resolution knows the financial position of the State to what extent it can give subsidy and how long it can continue it and so on. It is not a practicable or practical suggestion and is therefore not acceptable to Government.

Next it is said that co-operative enterprise should be encouraged and to that end a sum of Rs. 50 should be advanced to each weaver to enable him to become a member. I might add here that 80% of the weavers have already become co-operators. The Co-operative Organisation for Weavers has enlisted a big number of weavers already and a similar demand has been placed by the organisation. I again want to reiterate here that the financial position of the State will not permit such subvention at this moment. Nextly when a cottage industry on a co-operative basis is to be encouraged it would be a contradiction if the Government encourages factories in the handloom sector. It would not fit in the resolution and does not conform to the spirit of the resolution. What the Government desires is that the handloom industry should be encouraged on a co-operative basis and while encouraging co-operation it will not be proper to encourage a capitalist system or any other system along with that.

Another part of the amendment says that excise duty and sales tax on handloom cloth should be removed completely. Sales tax on handloom cloth is leviable only if it costs more than Rs. 3 per yard and handloom cloth costing less than Rs. 3 per yard is exempted from the sales tax and if I remember correctly—I am subject to correction—the Hon. Member who moved the amendment is one of those who opposed this exemption at the time of the discussion on the Sales Tax Amendment

Bill Regarding excise duty I must say that there is no excise duty on handloom cloth and I do not know how the Hon. Member got this information that there is excise duty on handloom cloth. As far as the Government knows there is no tax on the mill cloth and there is no excise duty is such on the handloom cloth.

The amendment further says that handloom workers should be exempted from house tax. A greater number of these workers live in villages and very few live in urban areas. I do not think there is any house tax in villages and those who live in urban areas will have to pay municipal tax.

These are the reasons which prompt me to oppose the amendment.

Somewhere in the amendment it is said that yarn should be supplied at rates obtaining in 1947. I can reveal this information to the hon. Member that at the moment yarn is being sold at a cheaper rate in the open market than the rate that is charged by the handloom organisation. Yarn is available at cheaper rates in the bazar and the rates of yarn conform to the general cost of production. This has to be related to the cost of other items also. The cost of yarn cannot go down unless the price of cotton is reduced.

If the price of cotton is reduced it is the cultivator who suffers. So it will not be possible to isolate yarn and reduce its price, while the price of other commodities are at such a high level. The demand at the moment is not for the reduction in the cost of yarn as such, but in the disposal of the accumulated stocks and in the reservation of certain patterns. And as I have already said if the yarn is costing more for them it is for this reason that there are overhead charges in mills for reeling yarn to the weavers. If any such remedy or any such process could be evolved that yarn could be supplied to weavers in the same manner as it is being supplied to mills for weaving then the cause for the complaint that is being made will not be there.

Without taking the further time of the House and reserving further comments at the end of the debate if opportunity is given to me for answering any such queries I would like to submit to the House that the Resolution may be passed as it was brought in without amendments.

[illegible][illegible]

دوسرا اسٹیمٹ میں ہے کہ یہ اس کا ہے کہ سوڈ کی معمول کو سہ ۹۳ء ع کے
 لول (Level) پر لانا چاہیے نہ میں نے اسلئے رکھا ہے کہ کہیں آپ کی تصویر کے
 لحاظ سے دھوپان اور سالیاں ملیں (Mills) میں نہ اسے کے جسے کے طور ر
 انکی سازی کی لاگت میں اضافہ جو میں نے کونورسرس (Consumers) کو زیاد
 دام دیکر انہیں خریدنا پڑے گا ۔ میرے پاس اس کے فیکس میں جس سے یہ ملتا ہے کہ

[illegible]

Where there is a will there is a way

ڈیپارٹمنٹس پر جو نیکار خرچ کیا جاتا ہے پولیس پر جو معمول خرچ کیا جاتا ہے اور جاگیرداروں پر جو خرچ کیا جاتا ہے اس کو کم کر کے ایسے نیشنل ڈیپارٹمنٹس (National developments) پر صرف کیا جانا چاہیے

میں نے گئے ایکسائز (Excise duty) اور سلس کس (Silkette) سے بھی اسے کٹے اور سوکھ کر پھس (Laxumpton) دیا جائے۔ میں نے بلے بھی کھائے ورنہ آج بھی میرا ہی کہنا ہے کہ بود صبا لوگ لیٹا ور لکھ لٹاؤں رہے ہیں۔ اسلئے یہ صوبہ ہاؤس مائیک کے کٹے پر ملے۔ دل کے کٹے پر بھی سلس کس میں لیا جاتا ہے لیونکہ لوگوں کی فوب خرید کر دیتی ہے اگر اے حالار رہیں تو لوگوں کی فوب خرید اور بھی گر جائیگی اور لوگ دل بٹا رہے ہیں خرید سکتے۔ یہ الحال میں روئے مگر یک کے کٹے کو سلس کس سے سسے کھا گئے لیکن حالات کے لحاظ سے ہاؤس مائیک کے کٹے کو بڑے طور پر سلس کس سے سسے کرنا چاہیے۔

مائنڈر حالہ۔ میں۔ اور یک آباد اور ملنگ۔ میں جو بیکار رہے ہیں انکی حالت آج کس ہے، نا، ڈے سٹاروں کے بارے میں مجھے معلوم ہے اکا جب ڈا حصہ دہائیوں میں ہیں بلکہ سپروں میں رہا ہے۔ مرناس (e) صمد بیکار سپروں میں رہے ہیں ان لوگوں کو راب (Relief) دے دیا جائے اگر ہم رلف دینا چاہے ہیں اور مکمل ہیں دیکھیں وکم از کم جس حد تک امکان میں ہے ای نو دی چاہیے۔

میں نے حواصا ب ہاؤس کے سامنے رکھی ہے اسکے بارے میں ہاؤس سے پھر ایک بار اپیل ٹرونگ کا حکو سلج کے نوئے طبقات پر کسان طرز ڈالی چاہیے۔ اسکا یہ ہونا چاہیے کہ ایک سس (Section) کو ایسے ہوئے دوسرے کس کو طرز انداز کردی۔ ہیلوم وروس (Handloom weavers) کو مدد دی اور کسانیل ورکرس (Textile workers) کی اہروں میں کمی کردی نہ طرزہ مناسب میں ہوگا جہاں لی کے مالکوں کی سہولت کا حال رکھے ہیں وہاں ان غرسوں کو بھی دیکھا ہارا عرض ہے۔ حکوب کا عرض ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ صاویں کی فوب خرید کو بھی ملحوظ رکھا چاہیے۔ اور ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے ہوئے کٹے کی معمول کو مناسب حد تک گھٹانے پر غور کرنا چاہیے۔

آنرل موفر اب دی رزلوشن (hon Mover of the Resolution) نے کہا کہ (۴) کروڑ گر کٹے کا سوال ہے۔ اسکا حال کرتے ہوئے حکوب ہدیے سٹارس کر رہے ہیں۔ جاری سٹارس مکمل ہے۔ ہم انک ڈا اسٹ (Step) لے رہے ہیں۔ پلٹ جرو بھی جی کہا کرتے ہیں۔ جسے کہ اچوں نے کہا 'وسکی اسٹ' (Risky step) ہے۔ (۴) کروڑ گر کٹے کا سوال ہے جس سے ہندوستان کے مردوز اور عرب طبقہ کی بڑی تعداد سا رہوگی اسلئے اسکے ساتھ ایک پراویڈو (Proviso) ہونا چاہیے۔ اسی وب ہم عوام کے سامنے یہ رزلوشن (Resolution) رکھ سکتے ہیں۔

میںوں کی ۔ ہے کہ عیاں مای وراط مای ماری ماڑاں آہ روہہ
آہ آہ کو ل رہہ م ای مریے مہر کل م ای (Laughter)
ہاں ہوسے نہ رہا ہا کہ عوام کی عوب حر د نو لحوط رکھاہے کسان
ہ دور اور او ططے کا حال رکھے ہو م م رولوس کو م ل کرنا ہاہے ۔ اسس
کسی م کی کمی نہ ہی ہاہے اس رولوس میں ہو کمی ہے اسکو ورا کرے کلے
میں م اند ب م کماہے مہے اندہ کہ ر ل ورا (hon Mover)
اس اسس۔ (Spirit) کوہ وس کرے ہوے مریے اسس م کو مول کر کے رہے
ان م وہ لہ ط ا ماک ڈر اندار وعی وان لواس م سے طلا حاسکاہے

لکن لاگ اسل کان (Long staple cotton) ہم مصر نا
دے ہاکے سے حاصل کر کے مں ا ہار ہ مار ہ ملک ہے او حسکا ام لے
ہو م آر مل مریہ ۔ مارہ مں وہاں سے حاصل کنا حاسکا نا روس اور کا ک سا سے
حامل کنا حاسکا ہے و ڈی کنا دے کے لے مارہ مں حال ہی مں روس کے
ماملر (Ambassador) لے لہا کہ وہ ہار رو ہ مول کر کے
وا مار کے در نا ان کو حاصل کنا حاسکا ہے آج دنا دو ٹے مار کس مں مسم
ہوگی ہے اندہ لسیں کا مار کٹ اور دوسرے مہاسوں کا مار کٹ لکن ہم
مولکٹوں کے مابہ اسل مار کٹ (Stable market) انداکرا
میں ہاہے لکن ہگ اڑوں کی وجہ سے مہاں کی مں ڈمی ہ مں وہاں ہم
مونا کرا چاہے مں اگر ہم دو بے ہاکے سے ہی مملاب انداکرں تو ہم اندے
کی سوالب حل کر سکتے مں ہم کو ہاہے نہ دنا کے تمام ٹے ٹے مار کس
سے مملاب رکہیں اور اس میں ہ مملکا مں کنا حانا ہے ہ ہندوستان تو صرف
ا ہا ماد آگے رکھ کر ٹہ رہا ہے اگر اسکا ہے و ہر مں ہاکے سے نہی ہاری
مورڈناں وری ہو سکی مں اور ہ اسل ڈیو لریک لمر (Stable
democratic countries) مں ان تمام سے اے مملاب نام کرا ٹکا ۔
حراج اسی عہد کے مں طر مں لے اما اسٹٹ امان کے مابے رکھا ہے اگر
آہ مریے اسٹٹ کی اسٹٹ کہ مول کرے مں و ہر مہے کسی حاصل لے کے رکھے
ہر اصرار مں ہے ۔ آہ اس میں موری مملاب لائے مں ۔ اسی مں ہی
ہارا رولوس مکمل ہو سکا ہو عوام کے معادب کا مضط کر سکتے گا ۔ و لہا کے
ساہ مں ہاوس سے اپل کرو سکا کہ مریے دووی اندیش کہ مول کرنا ہاے ۔

شری اسب وڈی (بالکندہ) اسکرپر حورولہ مں ہاوس کے مابے آنا ہے
اوسکے معما سے مہے امان ہے صحت ارجہ نا کے مملی حد مسئلہ ہارے ہندوستان
میں اندا ہوا نا اور مں کو حل کرے کی حکومت ہند کی طرف سے کوپس کی گئی اور

ارڈنا ان کی آئی کم ہو چکی اور کارآمد نا اے مزدوروں کا محنت
(Retrenchment) کرنے کی وجہ سے لگسکے ہوئے رہنا ہے
کیونکہ ایک ر حصہ ربح ہو کر فروزا ہو جائے گا ان لیے ان مسئلہ کی طرف
بھی حکومت دھیان دلا ہمارا فرض ہے اس لیے اس قسم کی صورتوں میں
آمل میں کی حالت سے میں ہوں وہ رہا جو طلبہ کے لیے ہے
کیونکہ جب ملک میں بوجہ ور دھاکہ ماکہ ہو گا ماکہ کے دیگر و بہر
(Victims) کے کم ہو جائے گا و ہر ان مضرہ کے لئے
حالیہ رہ گئے ہیں یہی ہر حال میں دار و کسے کر کے کہ اسے محسوس
(Situation) بنا ہوئے کہ حکومت کو اسی اس سکھ پر
دو ہزار ہو کر آئے وہ لوگ مختلف طریقوں سے مدد سے رہنے میں رکاوٹ ہے
کرسکے مزدوروں کا ان اہل کمٹ (Unemployment) رہا گئے
ور ہر حالت سے کہہ سکتے ہیں کہ وہی مدد سے مدد سے مدد سے
بوجہ میں حکومت کو میں سے لیے سرگرمی (Strong
Measures) لیا جائے گا اس کے لیے حکومت کو کہہ سکتے ہیں کہ
وگم وں کے سے رکھ دے سکتے ہیں وہی مدد سے مدد سے مدد سے
کو ربح لے گا حال اے دل میں ہے لاکھوں حاکم ہر سال کے ماں میں ہو
ہر وہی ہے اس میں نکھسکی ہادی بنا لی کی صورت ہوئی ہے

آج ملک میں رہا کر رہا ہے وہ ہر صوبہ کا خانہ دہانے
کے لئے ہیں اس سے سے فراہم کیا جا کر رہا ہے اس سے ہر روز سے کے لئے
را بہت ضرورت ہے (Fine) و ہر حال (Super
fino) کٹ لے کی رہا را دے و گسہ دو ہی سالوں میں سے
او بھی را نہ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ میں کر رہا ہو گیا لیکن حاکم
انے دام دیکھ کر حیران کے ہوں میں ہیں کہ کہ معاملہ گاہ کے کی
حربت کی (Purchasing capacity) کہہ گئی ہے اس سے
روں اس اس کی ہے کہ کٹ لے کے واسطے (Process) میں کہہ
ملتان کی ہے تاکہ ہر دھرا معد و ا ہو کے ایک طرف ہم تاکہ دیکھ سکیں
بیسری کو (Feed) کرا جائے ہیں و دوسری طرف مل لایا
(Mill cloth) میں ہیں اسی مطالبہ بنا کر رہا ہے میں
کہ دونوں کو ماہ ساتھ جلا سکیں اور کسی میں بھی نہ چلا سکیں (Unemployment)
کی صورت لیا ہو

[illegible]

Shri V B Raju: The whole speech relates to the Central Co-operative Weavers' Organisation but not to the resolution under consideration.

శ్రీ వి వాసుదేవ -

అది కాదుంటే? నేను నాస్తిక మతానికి వ్యతిరేకం చేస్తున్న సమాజం ఏదీదంగా ఉంటుందా? అలాంటిది కాదు.

مسٹر ڈیپٹی اسپیکر - صرف معلوم چیریں ہی کہی جا رہی ہیں۔ میں تو
 دیکھی ہیں جا رہی ہیں اس لئے آپ کی ضرورت کو فالو (Follow) میں کر کے آ رہی ہیں۔

کے لیے و حراہن کو کہ سوئے درہوں کے سائے کے بجائے ملانے کے لیے
کو و سب ۵۱ (Plan) گو س ف دنیا کو حنا ہے ہی حو
ہای رسم میں ہے نا کی اصول ہے و ہم ساطوں کے برہ ہے ہی
ہد ناد س لاکھوں لالوں کے کہ سوہ سسراچی طاح حل ہے ہی نہ
ہائے لیے کی س ہے ہی لائے ہی کو کہ س ساسر کے س
اگ لانا چائے ہ طفل لاروہ کی طاح ہم ہوہ بجے کو سہ ہو سکو
برے چھے اے رحلا ہے ہی معای ہم کو دور کے کے لیے اکو سی ڈر
(Subsidies) ہے ہوہ زیادہ کا ناگ ہے ہی سکو
ہ اسے لے سہ ہی ہے سائے میں طلبات کیے گئے و حلوس کاے گئے
سطح دون طرف ہے نا ہی دس لاکھ سی ڈی (subsidy)
دے کا یک کا عدی وعد کا وگا ہے کن ہ کہاں یک واکہ گنا ہے ہی معلوم
ہی سچھا وں نہ دھیرے دھیرے حل لے ہی ہے ہی عاسی ہ ن برہ
وہا ہے ہم مان کے حاس گئے وگو س ف دنیا اس میں ماحر کی ہے
و کوئی بول ہی حل میں ہوگا ہ دہی لئی لاکھ لوگوں کے مال سے اس سے
رہ رہے ہی ہر لہجے کے لیے گو سب آں اڈ ہے مارن کی ہے
چھے لوگ کو و دے دے ہی سکتے ہی اوک (ہ) رو ساط اسناد
دیا چاہے تمام ماس سلسب میں ہی س ر وہ سے میں نا کہہ گا کہ حو
رولوس آرسل ہر مار سکا درنادے س کا ہے وں میں سب یک نہ برہا
ہی ملے نہ کیے حاس وے مرد ہوگا ہی سسرل (Sincerely)
ہرس کی طرف ہے ہ کہا چاہا ہں کہ گو سب ف ہا کو سی کہے کے لیے
اورولوس لانا گا ہے ویکے معصا کہ وے وے طور ہ روہا عمل لانے کے لیے
اور معاسی ہں کا لحاظ کہے دے ہ رہا س کی گئی ہی ہواروں کو حو
رہاد دم ہے ہ کہڑا ملانے وروہ اسکو اے میں ہکھانے ہی اوس ہا وے کو دور
کہنے کے لیے کا ہ سو سواسر کو ہا رہی دما میروری ہے سب یک ن ہ روہ
کو ملحوظ ہ رکھا جائے ہیں (ہ) رسم دہ ہں اور سارن کہ عہد کرنا کہ
ہیں ہوگا ہں رسل ہر ا خارج سے نہ کہہو گا کا جس ڈھنگ ہے ہ رولوس
س کا گا اگر اوں کی پیری کے لیے س لاکا ہے سساکہ ہ سچھے ہی ہو
اوس کے ساتھ ن رہا ہ کا بھی سب تک اچا ہ کا جائے میں سچھا ہں و
سے سود ہوگا لہذا میں روز اہل کروا ہوں کہ اس اسد س کے ساتھ س رولوس
کو منظور فرما نا جائے

شری لکشمی کرپڈ (آصف آباد عام) اسکر س ہ ایک سب ہی اہم ہراہاد ہے
انکہ آرسل ہرے اسکی ہرے انک ہارسی ہرے طور پر کی ہے اسکے سچھے سب

وائس پریسڈنٹ (Vice President) سری جی بی ایف روئے کہا کہ
گورنر و سوانسپرنٹری جوس (विराट) کا حاربا ہوا حدر باد میں
اس کو دکھنے کے بعد و جواں و س آ رہے جو آریل میں ہمارے پاس ہیں
آئے بلکہ دورے میں دکھنے میں اور سکول اور سہا دل میں سہا اریل (Partial)
لگا ہے ا ساسی حکمرانوں کے میں طر رکھ کو دکھنے میں و سنا عظم جی میں
بلا رہے میں اور اب میں ہیں ہم نے کوئی کی آریل میں کو نواب (Invite)
کا وہ ساریس (Mattias) کے ساتھ رکھے و ہم نے کہ کہ دکھنے اگر
کوئی عطی ہو و سہا کہ ہم و سکورس کریں وہاں کے نوڈل ڈر میں
کے جو میں حاج کرے میں حارڈ کاو میں (Chartered Accountants)
لیکٹ (Audit) کرے میں اور طاب طاهر کرے میں لیکن مجوری ہ
ہے کہ آریل میں کو سنا معاش (Satisfaction) میں ہوا آریل
میں محض محض الزام دہرے میں کہا گیا کہ جو اس سال کیس میں
کہو گیا کہ جب ڈیموکری میں (Faith) ہے وہ بلکہ کرنا چاہے کہ
جب انکہ ڈیموکریک باڈی (Democratic body) اس کا نمونہ کریں ہے اور
ریولوشن پاس کریں ہے نہ و اس سہا (सहा) کے کاروبار حلانے کے لیے نا
الکس کے لیے گارنٹ کراہ بر دہی ہے لیکن ایک محلف نو سیکل آدناوی
(Political ideology) کے سہا بلکہ لگا کہ میں نور (Minuse) کا حاربا
ہے صحیح میں میں ہیں سہا کہ نہ میں نوکسے ہوا کسانوں و شرے میں
ڈرا دھکا کر ہوا دن میں ہوا راب میں بلکہ نو میں لگا ہا ؟ ڈیموکریک آرگانیس
(Democratic Organisation) میں سہا ہے ہر بات کے معنی

اس کے ساتھ ساتھ رجمنٹ (Retrenchment) نہ کرنا
عام میں سے کسی ایک کو کہ اس بارے میں وگورنمنٹ کری کرے
وہ نہ تو کسی حلیہ میں ہے نہ جہاں تک حکم ہو سکے رجمنٹ نہ کرنا

اگرچہ یہ ہے اور ایڈمنسٹریشن کے لیے ہیں جن سے یہ معلوم
ہوئے ہیں وہ علاقہ ہمیں یہی ہے کہ اس کے لیے یہ کیا گیا
ہے نہ حوالہ (Stock) وجود ہے وہ بولس حراسوں اور دواخانوں
وہ کی ضرورت کے لیے اس کا حاکم ہے جن سے یہ معلوم ہوا کہ آرٹس
گرام انارکڑہ میں ہے وہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
کا وہ ہے چاہے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے (بہمبہ)

شری وی ڈی دتتا نے بولس والوں کی باتوں کو کہا ہے۔

شری لکشمی کوٹا اگر گورنمنٹ کر دے وہ ہے () ہے۔
لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

یہ ہے ایڈمنسٹریشن میں مطالعہ کیا گیا ہے کہ فارن (Foreign)
ڈیل (Deal) کرنے کے لیے بورڈس (Boards) نام کے
ہیں یہ بورڈ ولکم ایبل (Welcomable) ہے یہ ہمارا ہونا
مطلوبہ ہے حیدرآباد گورنمنٹ کے لیے جو ڈیمانڈس (Demands) پیش
کئے گئے ہیں ان میں سے یہ بھی ایک ڈیمانڈ ہے چاہے یہ مطالبات آرٹس چپ
سرے ان ایک کمیٹی (Economic Committee) کے حوالہ کر دے
ہو تاکہ ان ایک کمیٹی ان ڈیمانڈس کو اسکرین (Scrutinee)
کرنے کے لیے پروپوزل (Definite Proposals) کابینہ (Cabinet)
کے لیے پیش کرے۔ لیکن میں سمجھا ہوں کہ جس طرح کے بورڈس کے لیے یہ خواہش
کی گئی ہے ان سے باری پروگرسوٹس (Progressiveness) ہم
ہو جائے گی ایک ماہ نو یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ لوٹ کر سوٹ کرے والے
ہیں جن کو حوسے والے ہیں لیکن دوسری طرف ان میں جن کو حوسے والوں کو بورڈ پر
رکھنے کی خواہش کی گئی ہے۔ یہ ہیلڈ بورڈ انڈسٹری کو ہم کرنے کے لیے ہوا۔
اس لیے میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
جہاں شرف لائے ہیں وہ اس وقت ہم نے یہ مطالعہ کیا تھا کہ اسے بورڈس ہائے
ہیں۔ انہوں نے اس کو منظور کیا ہے۔ اس لیے میں اس کے لیے اس کے لیے (Final decision)

کا بھی ہم انتظار کر رہے ہیں۔

کوآپرسو آرگائرس کے ساتھ میں کہا گیا ہے کہ ان کو
(Subsidy) دعائیہ چاہئے ان آرگائرس کے بندوں کے پاس ہی وہ بے پروج
(Approach) کیا ہے مگر احکامات ہے ؟ ان کے پاس اسات
جہ ڈوڑا ہے کیونکہ اس سے ملے وہ اور ڈسٹریبوشن (Yarn distribution)
کا کام کرنے ہے اگر موجودہ ملے (Slump) کی وہ سے اس اسٹارٹ
کو مول کا ماسکا ہے تو میں ضرور اسکی بنا د کرنا وہ انکی حسابہ میں سے
ملے عرصہ بنا ہے جائے مالدار اس سے ہی زیادہ ہیں اس زرورس کے ساتھ
میں ہم بنوا ہی سے ہی ملے اور ان ڈیٹا میں با د کرنا وہ ان سے دہا کہ اسوب
زرورس (Reservation) کے لئے کسی وہ دیکھے ہو گا اسلئے
ہم سے یہ سبب سمجھا نہ دیگر مطالبات کو ملحہ رکھے ہوئے زرورس کے لئے
کوئس کی جائے کیونکہ میں کا بلی اس گورنٹ سے ہیں لکھ سرل گورنٹ سے
ہے ۔ چنانچہ مطالعہ دنا جو کے نام سے مسوزیٹم (Memorandum)
کی شکل میں پس کیا گیا ہے

اسکے مدد مطالعہ کیا گیا ہے کہ وہ روہ رہا (Per head)
دے جائیں تاکہ کوآپرسو آرگائرس میں آجائیں ہم نے بھی اب روکے
نام سے نہ کہا ہے انکی ہم نے وہ حالہ کیا ہے کہ ہر ڈاکوادی امداد دعائیہ
جائے کوآپرسو آرگائرس میں ہو ا ہو تاکہ اسکو برس حاصل کرنے کی وہ
ہ آئے اسے مطالبات نارائنا ہ مسرور اور الالال اور ری وڈ
(All India Advisory Board) کے پاس میں کہے چاہئے ہیں ۔ حذرا د
گورنٹ کے نام سے ملے ہی سے مطالعات میں ہیں اور اب ہی کا نئے کے مد
نہ وعدہ کیا جا رہا ہے کہ اگر ہمدردا ہوگا جا رہا ہے اگر اس اسٹسٹ میں
کوئی ٹیکنیکل آکس (Technical objection) ہیں ہے
حسابہ ارسال مسرور خارج لے لیا تو ضرور اسکو ہی جائے ان میں سربک
کا حاسکا ہے اور میں اگر صاحب سے ہ اسدعا کروگا کہ آپری سربک خارج
اسکو مول کرنے کے لئے جارہوں و سبب ہے ۔

اچھے مدد کہا گیا ہے کہ کوآپرسو آرگائرس کے علاقہ کیرن (Factories)
کی بھی امداد کی جائے میں انکی جی کے ساتھ غالب کرنا ہوں و کیرن میں
ماسرور (Master weavers) ہوئے ہیں میں ریکٹری
انکٹ (Factory Act) لاگو ہیں ہوا اور وہاں ایکسپلوٹیشن
(Exploitation) جائے اسوب ہمیں کوآپرسو آرگائرس
کو اکریج (Encourage) کرنا ہے اور ان بیکٹری اوپرس (Factory owners)
کی امداد کرنا ہیں میں کے اس کل انک لاکھ ۳۹ ہوا باگا، میں سے

شری وی ڈی دھساڑے ان موقع پر ہی کہ عرصہ کرنا چاہا ہوں کہ
 میں نے جو سب کام میں کاغذوں کو محفوظ کر دے ہے کہ آزاد اسٹاک کا
 اس میں کو ذکر میں ہے حکومت ہندوستان کے تمام کاغذوں کو سامنے رکھے
 ہوئے کہ جو برقی ہے کہ ہندوستان کے ۳ روپے کے ربا صوبہ کا ہوں اس برقی
 کیا چاہیے میں اب کہ کا گرانڈ (Yrn) (ریٹس) میں
 لگا چاہیے میں تو ہم بریل میں کی ناپید کرے ہیں

سری لکھنؤ کو ڈاکہ

THIS House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad

Shri V D Deshpande Also read the next words namely
as concerned

Shri Konda Laxman Yes those words too are there

سلسلے میں یہ نیکہ خیالات ہی سے متعلق ہے اس لیے وہ ایک سید پرانہ (State Problem) ہے۔ دلچسپی میں یہ تھا کہ اگر وہی سرکار، جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی اچھی باتوں میں سے کوئی ایک (Welcome) کرنا ہو تو اس کا سکرٹ ہی ادا کرنا ہو۔

اسکے ساتھ کہا گیا کہ ورکرس کو خاوس کے بارے میں اگر مست (Exempt) کیا جانا چاہیے، یہ حال یہ تھا ہے بلکہ ہمارے ڈیمانڈس (Demands) میں اس سے ڈھکڑھیں ہم نے وہاں گھول دی اور ماروں کو جس سے وصول کیا جاتا ہے اس کے سامنے میں ہی اپنے مطالبات گورنمنٹ کے سامنے رکھے ہیں اگر اس سب سے سلسلے میں سب باتیں چکی ہیں تو سب اسے ڈیمانڈس رکھے ہیں۔ لیکن جمع ہے کہ رپورٹوں میں جو حیر رکھی گئی ہے وہ چونکہ سیرل گورنمنٹ سے ملتی تھی اس لیے انکے خاص مقصد کے لیے ایک سے اس روکس (Protection) کے لیے یہ رپورٹوں سے سر کے نام پھوٹا جاتا ہے۔ یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہندو لوہ (Handloom Industry) (Power loom) اور ملیں (Mills) کے دونوں بھی کس طرح فرق کر سکتے ہیں جس سے کسی ایک کو بھی نقصان نہ پہنچے۔ اس سلسلے میں سر کے ایک ہندو لوہ بورڈ ہی قائم کیا ہے جس میں یو۔ کومپا جاری ہے سرک میں اس بورڈ کے سب ڈاؤنڈ بھی ہے۔ وفاق کسٹرون (Foreign countries) میں بھی مارکٹ فراہم کر کے کپڑے ایک ڈیلنگس (Delegation) بھیجا جائے والا ہے۔ خاصہ ڈیپارٹمنٹ کے چلے ہی ہے۔ یہ

مسئلہ طے پایا کہ ان ڈپلکٹوں کی واپسی راہی رپورٹ کے ذریعہ سامع پر عور کر کے
کے مدعیر ریڈی ڈلکٹ میں ہونے کے مسا پر عور کا حاسکا ہے لکن موجودہ حالت
میں ہی اسی عور کا رکھا جانا عیر ضروری ہے برم کے در جو خانات حکوب
کر ماسر رکھے آئے ، اگر گورہہ اپنی مکسکل د واروں کی واپس نا اپنی پالسی
کے لحاظ سے دو ڈکے نوں سجھا ہوں گا اس رکوڑ امراض جونا حاسے
میں عیر لروہا نا ٹوڈٹ کو اس حالت سوجہ کا حارہ ہے

راہی واپس رنے مارے میں مجھے ا عیر کر ا ہے کہ

مسٹر ڈی اسپیکر ، ارسل ممبر کی توجہ دے (۴۰) کی طرف مبذول کرانا
ہوں ۔

شری لکشمن کڈا : میں صرف بھولے سے وب کی اشارہ ، حاسا ہوں جسکے بعد
میں ا جی ممبر ہم لروہا میں کچھ امیرس (Information) حاسوں کے
بابے رکھا حاسا ہوں ۔

ان میں ملک میں نہ کوآرٹشو و اسیر کے درمہ امیرسری کو رپروا میں
(Reservation) دا حاسا حاسے تاکہ وہ رڈری کیروبور (Ordinary consumer)
کی صبح تک لڑا فروہ کر کے اور امیرسری کو کوآرٹشو و اسیر (Co operative)
(Principles) پر ہی حلا نا پڑے گا لکن اس ملک میں کان لوگ اسے میں حوابہ
میں اور کوآرٹشو و اسیر پر اس کی اھس کو میں سمجھے جان میں اور میں ا جی
ربانہ ہے چہو نہ کام کر کے والے اپنے ماسٹرس کے اراد میں ہیں اپنی کوآرٹشو و اسیر
(Co operative fold) میں لانا مٹاؤ کی تاب میں گنسہ بھولے سے عرصہ
میں انک لا نہ میں ہزار پکروں کو کوآرٹشو و اسیر مولد میں لانا گا آرسل میں کہے میں
کہ ہدسوانان میں اگر مدر نا سکریری میں مراٹاں میں نو ح مع اپنی مظا
حاسکا ہے میں اس کو و لکم (Welcome) کرنا ہوں لکن آت کا معبد نو
میں افروہرو (Overthrow) کرنا ہے ۔ میں محالہ رہنگلہ کی خاطر نہ
پا میں کہی حاسی ہیں ایک کوآرٹشو و اسیر میں انکوں کے درمہ دہ دار لوگ
مسح کر کے حاسے ہیں ا جی میں اساری خاطر کمیونسٹ پارٹی (Communist Party)
نا میں ۔ ڈی پی (P D F) ناکاں سہا کے نام سے مجلس کالے حاسے میں ۔
کا اپنے طریقہ سے صحت میں پکروں کو کوآرٹشو و اسیر جاننا حاسکا ہے ؟ میں نو کہوگا
کہ اس سے الٹا معان ہی ہوا ہے ۔ انک ڈیموکریٹک آرگامیرس (Democratic)
(organisation) کو ڈیموکریٹک طریقہ سے ہی دس کا حاسکا ہے ۔ اب اسکو اپنے حاسہ
میں لے سکتے ہیں لکن میں عیر مردوز ۔ کماں ۔ سکر کا نام لکر غلط پڑیگا

ہاری جانب سے اس ریزولوشن پر جو نو اپ دس ہوئے ہیں اس جانب سے ایک کوئی بحالہ ہو ہی کی گئی وائے ایک دو احرا کے حکم سے سب میں سمجھا ہوں کہ ایک مجموعے میں اندر غلطی ہو ہو وہ سب مجموعی ان راکہ انہوں نے اسمال کیا ہے اسی صورت میں کوئی وجہ ہیں مانا کہ ان رہا کو مول نہ کا حال سوائے اس کے کہ ہو کہ اس جانب سے میں ہوں ہیں اس لیے انہیں مول نہ کیا جائے

میں آرسل میں نے کہا کہ ہاں ڈالر انٹرلنگ کی سب کوئی چھڑی گئی اس سلسلے میں جو ہے اس میں کرانے لے ہندوستان میں ہا ہ ماگ نو کام کرنے والے اچارنا حوالوں کی تعداد ایک کروڑ ہے اور خود ہارے اندر آزاد میں حساب کہ آرسل مسٹر ایچ نے کہا ایک تعداد (۶) لاکھ ہے مہموں کا حال ہے کہ وہ تعداد () لاکھ ہے ایک ا حال ہے کہ وہ مکمل پروگری کے عالم میں ہیں تاہم کسی میں سلا ہیں اور لی خود کہان ہی ہو رہی ہیں انکی اس ہی حالت کی دہ داری موجودہ حکومت ہند برے میں لے انہیں اس حالت پر چھوڑا

ایک آرسل میں خود کہان کہاں ہوں کیا آرسل میں جلا سکتے ؟

شری مہدوم بھی انکی گارگہ میں ہوں ہیں ہندوستان کے دوسرے کسی سوولڈر میں انکی رو میں آہیں کہ نکاروں لے تاہم کسی سے پھور ہو کر خود کہان کر لی ہیں ۔ یہ سمجھ کر ہی ماننے ہیں اس میں سمجھ کی کوئی بات ہیں جہاں تک موجودہ عام حالات کا تعلق ہے اسکی ذمہ داری ریٹاری سامراج پر رہی میں نے ہاری فابل ہار مہموں کو بڑی لے دہی کے ساتھ ہم کر ڈالا ہارے گوں کی سمجھ ساتھ سٹ (Self sufficient) نہیں لیکن ٹرا کر سو سٹیکٹ (Progressive aspect) کے نام پر اسکو ہم کیا گیا رسداریاں نام ہو میں اور میں پر بڑا بھاری بوجھ ڈالا گیا اسیے ہم کہتے ہیں کہ جہاں خود سادی طور رسمی ہری جی ہے ۔ میں کی عدم ٹھیک طور سے ہیں ہوئے ۔ کہانوں کی حالت چھک جی ہے پروگری بڑھی ہوئے ان حالات میں جو موٹا ہا ہے حوا کاں (Cotton) آتا ہے ایسے ہارے کاروں کو زیادہ نام پر خریدنا پڑتا ہے اسلئے انکو سب کم بلانے انکو پٹ ہرے کیلئے تک پسہ ہیں رہا ۔ احرار ہا ہے کے ہند انکے پاس کچھ ہیں چھا ۔ وہ تاہم کسی کی زندگی مرکوز ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کے بڑے بڑے سٹاپسٹ (Monopolist) اور کاپسٹ (Capitalist) میں جو میر کسی قسم کے رسترسٹ (Restriction) کے ہراٹ (Profit) حاصل کرنے ہارے ہیں ۔ جامعہ پھیل چک کے ہندے بڑے بڑے سرمایہ داروں کے (۱) سو کروڑ روپہ کا ہا ہے گوا انہوں نے جو میں کے اندر اندر سو کروڑ روپہ ہا ہے کانا ہے ۔ اب بھی انکا وہی عالم ہے ہرا رست کاپسٹ ہیں اور انکی اس مع حوزی کو نام

رکھے کپلے لاکھ سے کئے جارہے ہیں۔ مردوروں رکام کا بوجھ رہا جارہا ہے۔ ایک ایک مردور کو اب دھور کا چاہا ہے کہ و حار حار رہا ہے۔ چلے اور انکو اس واسطے کا کرنا چاہا ہے کہ وہ انکو کو بے دام و بوجھ میں لے لیا۔ ان حالات کے تحت میں حکومت کی پالیسی و مردوری ٹی ہے۔ حسب ہم اس سطح پر دیکھے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اسکا دمہ دار گورنٹ اب اندازہ کو گرد سے رہ رہوئے ہیں عام لوگوں کا برسرِ کار (Purchasing Power) گھٹ گیا ہے۔ ۱۹۶۹ ع میں عوام کی حوصلہ بردی وہ آج اب نہیں ہے۔ نارن (Yarn) (ریس کوہ دام زیادہ دے پڑے ہیں اس میں دیگر احرار کو سائل کیا جائے تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ معالی جیلے کے آج کٹے کا دام کا ہو جائیگا۔ اگر سہ ۴ کے لول (Level) (نارن (yarn) کی قسمی ہوں تو میں نہ جھنا ہوں کہ خود میرا ہوں ان میں کہہ کمی ہو سکی ہے۔ کسان اور حلاہوں کی مزدوری دیر ہو سکی ہے حکومت کو اس دوسری (دوسری) سے کام کرنا چاہیے۔ اگر حکومت وہی کہ جس میں کرنا چاہی ہے تو اسکو ایک رولوس کی شکل میں لاکر انکو مان کرنا چاہیے۔ تو رنای وعدے تو مہر کر لے آئے ہیں، وہ وعدے ہیں جو نورے ہیں ہوئے ڈالو و اسٹریک کے تعلق سے ابھی ابھی جان حو ماں ہوئی ہیں وہ اسلئے ہیں کہ وہاں سے حو کاں آنا ہے جو رنای آئے اسلئے دام زیادہ دے پڑے ہیں اور اسکا اثر چارے مارک پر اور عوام کے برسرِ کار (Purchasing Power) پر پڑا ہے۔ چونکہ ہمارا سسٹم (دوسری) اس مارک سے ہے اسلئے اسے بنا کر احسا رکئے جائے چاہیے جس سے چارے کھانوں کو فائدہ ہو سکے۔ جس میں اس کا مقصد تھا تو برا حال ہے کہ سہ ۴ کے لول (Level) (نارن (Yarn) کی حسب کو لائے کی کوئس کر رہا ہے۔

سان کا کہ ہد لوگوں کو یہ لگا جس میں سے ہم صاحبے () نے
مرتبہ حاصل کیا ہے یہ کہہ میں کی گزری ہے یہ نہ لکھے اس طرح
(۲۰)

شری لکھن کوٹہ میں نہ کر کیا اب بے ان تمام مصائب کہ مل ر
رکھے کی اجازت دی ہے۔ ان کے علاوہ میں (Interpretation) ہو رہا
ہے جہاں میں کروڑوں ہائی دیں ہاں وہ میں گد ادو میں (Advances)
دیے جاتے ہیں کہ وہ وہ روئے کے لئے میں ہے ہاں ذکر سری نہ سادے
کے کیا۔ ان کے مادی رتبہ ۲۰ رو ہاں کیا میں ہے ہاں کہ ان کے
اس میں وہ کی ٹ بھی ہے وہ میں وہ میں دے کے ہاں بے ایک
اگر اجازت ہو ہم بعد میں میں رو کو ہاں کی ہے

شری محمود علی الدین ہم یہ میں کہ ہاں (Subsidies)
اس میں دہائی میں ور میں کے ہاں میں میں اومی میں کے ہاں
خرج کی ہاں ان لکھے میں ان ور ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ان میں
کو رو میں میں میں کے میں میں (Weavers Association)
اور اس کے میں میں ہاں وہ ہاں ہاں

Shri V B Raju Speaker Sir Economic policy has been brought into discussion When the mover of the amendment began starting discussion I was surprised of his support to the resolution but my suspicions became true after I have heard the speeches from hon Members on the other side I do submit that this side of the House differs fundamentally on the economic pattern that the Opposition Members suggest By employing large scale machinery we do not want to disturb the villagers and make the hands idle and the hands idle I know how in certain countries where large scale machinery was employed and when unemployment has sprung up it was tackled Defence industries were opened and the unemployed were sent to the war front as cannon fodder If this is the way of solving unemployment ?

Shri V D Deshpande That is not our pattern

Mr Speaker He never said so

Shri V B Raju I hope the hon Member will not feel a guilty conscience about it

That has been the role played till now in the name of mechanical revolution and industrial revolution. There are tremendous contradictions on one side pretending to help the cottage industry and the poor weavers and on the other making it conditional that the textile industries should not be affected. I can understand the word reticement but I cannot understand the continued pleading for the textile cottage industry and the capitalists. In this itself it is evident that the support that has been rendered is out of expediency. I could catch the word interim support because the weavers today formed a tremendous force through their organisation and the opposition wants to exploit that force. This sort of expression in the Bill is making contradictions and not being real about is what I object to. They speak that Police Men should wear handloom cloth and Government officers and officials must be supplied with handloom cloth and so on. I am putting on khadi. My hon friend will not put on handloom cloth at least and he pleads for other. (Hear Hear Applause). This is the philosophy that they want to inject to others and not themselves. I do not like to mix up politics with this but I have been dragged into it. If I do not answer it will be taken that the allegations are accepted. I would not accept it all and I am not prepared to accept them. The economy that we advocate is a decentralised economy. If you accept that you are with us if you do not accept we agree to disagree.

We would not make the human being subservient to the machine. I do not want to call machine and muscle but I rather call it machine and mind. I would not like concentration of this human power in a limited space and concentration of all the power in the State or a corporation or a small sector. This is what I and my party—the party in power resist. We would like as far as possible that human initiative human endeavour and human variety should play their part. Democracy lies in variety. What is democracy? It is minimum agreement among divergent forces. It is not the monolithic type by mere propaganda by coercion by threat that votes are collected. Any amount of terminology used will not make the picture real. The fundamental of democracy is unity in diversity. That is what this party the party in power aspired for.

Shri V D Deshpande That is an old philosophy

Shri V B Raju Whether it is old or new that is what we strive for. Marriage is an old custom. Family is the oldest institution. Are my hon. friends prepared to shatter the family? Family itself is a vested interest. My wife, my daughter, my son, my house, can it be destroyed? It can be controlled economy anywhere, whether it is in India or Russia or anywhere. Human beings cannot be put in to moulds and taken out as bricks and tiles. We can control their vigour if they go out of the track, if not in a particular generation the other generation can set it right.

Anyhow, without going further into that I would like to appeal to the House to reject the amendments brought in as they do not fit in the picture. We have tried to make it simple and requested the Government of India to reserve those Dhories and Sarees exclusively for handloom industry. It is not for the handloom worker alone, it is for the industry as such. We want to preserve this industry. In spite of the opposition we want to preserve this pattern and it is the backbone of our villages. Cloth is central for life next to food and cloth must be produced in the village. It must be produced from the cotton that is produced there. This sort of self-sufficient economy we would like to achieve in our village. This is our conviction. It is not for expediency that we speak.

Coming to the other amendments about price, much has been said that we are importing foreign cotton and that is the reason for increased prices. I would like to tell the House that the requirements of the Indian Mills is 42 lakhs of bales of cotton. Out of that 30 lakhs of bales are available locally, only 12 lakhs of bales are imported. That imported cotton is long staple cotton. Through that long staple cotton the yarn that is produced is of higher counts and our weavers do not want higher counts. They want medium or coarse counts and 90 per cent of that is got from local cotton. I have already indicated in my opening speech that the increased cost of yarn is due to the process of handing over yarn to weavers: i.e. packages, stamping, reeling, etc. So much process is there and the increased cost is due to that. Weavers locally are not using fine or superfine counts at all. It is mills alone that use them. There is no question of fixing the price at 1947 level. I could understand if it was 1939 or 1945 level for the prices to be pegged up, and I am not sure whether the prices now are higher than in 1947 i.e. market prices and the prices are controlled. The price of cloth and price of

yarn are being controlled and naturally the Government of India would look to the price of cotton and cost of production and then alone prices would be fixed.

About other amendments I said when I moved the resolution that there is no excise duty and cloth is exempt from sales tax up to Rs 3 per yard. One of the hon. Member is concerned with the industry more than the movement and much about the privileges that are given like the sales tax and houses etc. All these things can be put in a big basket and specific mention is memorandum (Laughter). One must be realistic what we want to achieve today is the specific reservation of dhatus and sizes between 44 and 54 and within 20 to 80 counts for the handloom industry. It is a specific thing. It urges the Government to compel the mills to produce yarn that will be supplied to weavers the high level or desi cotton and 60 or 80 counts and below 80 counts should not be produced with imported cotton but should be produced with desi cotton. It is a specific resolution that has been brought in. Much may be said as something like information to the people outside the House. That is a different thing. hon. Members on this side as well as that side expressed the view that weavers are in misery. Anybody could say a lot in their favour but what exactly can be done by the Central or State Governments is the point for consideration. The State Government has done I do not say its best but whatever it could do it has done it has provided 13½ lakhs as loan to the Central Weavers Organisation in which 80 per cent of the weavers are members. Further the Government has promised to consider to lend 3 lakhs of rupees more and if finances permit even further relief can be given. It is not for any political expediency that the Government is looking for. As a matter of fact a Co-operative Organisation for weavers has come into being only after the Police Action. It was not there before that and it has expanded by leaps and bounds and I have no doubt that it will further thrive.

In view of what I have said I would request the hon. member of the amendments to withdraw them bearing in mind the assurances that I have given on behalf of the Government that it considers to provide all facilities and assistance to weavers with due sympathy consistent with resources available.

Mr. Speaker I shall now put the amendment to vote.
The question is

That in line 21 of the Resolution the full stop after the word industry at the end be deleted and the following words and figure namely

and at the price level of 1947
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

There are so many paragraphs in the next amendment I think it will be better if I take it paragraph by paragraph

Shri V B Raju The whole is one amendment and there are no clauses or sub clauses

Mr Speaker The thing is that each paragraph contains a principle in which some hon. members may agree with some and may disagree on the others

Shri Jagannath Rao Chanderku I submit that the entire amendment should either be agreed in whole or rejected in whole

Mr Speaker As I said as so many principles are involved I would take the next paragraph by paragraph

The question is

The following paragraph namely

At the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of aforesaid measures

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That the following paragraph namely

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad as concerned to take the following steps to safeguard the interest of the handloom weavers viz

(1) That instead of entirely depending on the imports from Dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet our needs of long staple cotton

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(2) That yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(3) (a) That the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs of military police and postal departments and supplying municipal employees through corporation Municipalities and Panchayat Boards and by negotiating for better agreements with countries traditionally using our handloom production. For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted consisting of representatives of weavers co operatives and other weavers organisations master weavers and handloom factory owners and handloom workers associations
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(b) The Government should help the Co operative Societies to sell the cloth on hand at prices within the reach of the ordinary Indian consumer by subsidising the Societies for losses incurred by on such sales
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely,

(4) That with a view to organise this industry and to standardise production Government should take immediate steps to bring all weavers into co operative societies and that for this purpose Government should advance loans of at least a minimum of Rs 50 to each weaver to enable him to join Societies and also

advance loans directly to the primary Co operative Societies to the extent necessary

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(5) Government to give subsidies to such handloom factories as are deserving urgent help for restarting work

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

Shri V D Deshpande Speaker Sir I beg leave of the House to withdraw this portion of my amendment namely

That the following namely

(6) That Excise Duty and Sales Tax on handloom cloth should be removed completely

be added to the resolution

This portion of the amendment was by leave of the House withdrawn

Mr Speaker The question is

That the following namely,

(7) That handloom workers should be exempted from house tax

be added the resolution '

THE MOTION WAS NEGATIVED

Shri V B Ragu There is my amendment Sir

1550 16th Dec 1952

*Discussion on the Resolution re
reservation of production of
Shirts & Dhoties to the
Handloom industry*

Mr Speaker Yes The question is

That in lines 2 and 3 of the resolution the following words
namely

and saris ' be deleted

THE MOTION WAS ADOPTED

Now I shall put the resolution as amended to vote

The question is

'This House while welcoming the Government of India's decision to reserve 40% of production of dhoties for handloom industry strongly urges that in order to provide a stable market for the country's most important and biggest cottage industry is handloom weaving on which one million men and women of this State subsist the weaving of all dhoties and saris woven from cotton yarn of 20 to 80 counts should be reserved exclusively for the handloom weaving industry in the country This House is further of opinion that in order to implement this reservation effectively the Government of India should take suitable steps to prevent the mill industry from by-passing the rule by producing cotton cloth woven from cotton yarn 20 to 80 counts whose width is 44 to 54 and which can be used by employing some devices of colouring and bordering as dhoties and saris This House also strongly urges the Government of India to take suitable steps as may be necessary to produce and make available the requisite qualities and quantities of yarn manufactured out of Indian cotton to the handloom industry

THE MOTION WAS ADOPTED

7 p.m. The House then adjourned till Half past Two of the Clock on
Wednesday 17th December 1952

CORRIGENDUM

Vol No	No	Date of Proceedings	P No	Lane	Fol	Read
1	2	3	4	5	6	7
III 21	16th Dec 1952	1498	20 21			<p>پرسوں میں 4 ص ۳ صوف ہائے کے احاطہ میں کہ وہ اور (اس ہائے کے ۵ ص ۳ اور اس (۳ ص اس ۳ اور اس اور تمام ۳ ۳ اور تمام ۳ ہائے کے ۳ کی طرف سے ۳ عرض کروا ۳ ۳ ہوں) کی حاضریوں کہ ۳ رہے</p>

